رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْب

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

الحکم

عام قیمت سالانہ صہ

قیمت پیشگی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد (۲۱) | قادیان دارالامان مورخہ ۷ مئی ۱۹۱۹ء | نمبر (۱۷)

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ پنجاب کی طرف سے اعلان

چونکہ سرکار کے احکام اور پالیسی کی نسبت بدطینت لوگ متواتر جھوٹی اور بے بنیاد افواہیں اڑا رہے ہیں تاکہ ناسمجھ اور سیدھے سادھے لوگوں کے دلوں میں سرکار کیطرف سے خطرہ اور بدظنی پیدا کی جائے۔ پس تمام ملازمان سرکار۔ معززین و امن پسند وفادار رعایا کا فرض ہے کہ وہ ایسی افواہوں کی تردید کریں مستعدی اور سرگرمی سے کام لیں ۔

علاوہ دوسرے امور کے مندرجہ ذیل واقعات کی نسبت لوگوں کو اطمینان دلایا جا سکتا ہے :۔

(۱) سرکار کا ہرگز کوئی منشا نہیں ہے کہ پیدائش ۔ اموات یا شادی کے متعلق لوگوں کے رسم و رواج یا دوسرے امور میں کسی قسم کا دخل دے اور نہ ہی سرکار کا خیال ہے کہ اپنے سو فیصوں پر فیس لیجائے ۔

(۲) نہ ہی کسی قسم کے زائد انکم ٹیکس لگانے کی کوئی تجویز ہے سوائے اس ٹیکس کے جو ان ساہوکاروں یا تاجروں پر لگایا جائیگا جنہوں نے ایک سال کے دوران میں جنگ کی وجہ سے تین ہزار یا اس سے زیادہ منافع حاصل کیا ہو۔ اور یہ زائد انکم ٹیکس بھی عارضی ہوگا۔ اور صرف مصارف جنگ کیلیے لگایا گیا ہے ۔

(۳) بلکہ انکم ٹیکس کو بڑھانے کی بجائے اس سال ایک ہزار سے دو ہزار کے درمیان آمدنی پر ٹیکس بالکل معاف کر دیا گیا ہے ۔ زراعتی آمدنی پہلے کی طرح اب بھی ٹیکس سے بری ہے ۔

(انوار احمدیہ پریس باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر چھپا ۔)

(۴) معاملہ زمین جھوب یا آبیانہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی +

(۵) ایستادہ فصلوں یا زمین کے حقوق میں کسی قسم کی دست اندازی کی ہرگز کوئی تجویز نہیں +

(۶) موجودہ وراثت کے حقوق میں کوئی دخل نہیں دیا گیا نہ ہی اس قسم کی تجویز ہے +

(۷) دربار صاحب امرتسر کو کسی قسم کا ضرر یا نقصان نہیں پہنچایا گیا اور وہاں حسب معمول مذہبی رسوم ادا کی جاتی ہیں +

(۸) کرپان کے متعلق احکام میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی سکھ ویسے ہی کرپان لگا سکتے ہیں +

(۹) فوج عرصۂ جنگ اور اسکے چھ ماہ بعد تک کیلیے بھرتی کی گئی تھی۔ اور اس وعدہ کو پورا کرنے کے لیے اور زمینداروں کو اپنی کھیتی باڑی پر واپس آنے کیلیے جہاں تک جلدی ممکن ہو سپاہیوں کو رخصت کیا جا رہا ہے +

(۱۰) پولیس کو کسی قسم کے نئے اختیارات نہیں دئے گئے +

(۱۱) ہر ایک شخص کو چاہیے کہ وہ رولٹ ایکٹ کو پڑھے۔ تب اسپر روشن ہو جائیگا کہ اسکے متعلق تمام افواہیں جھوٹی ہیں اس قانون کی بہت سی کاپیاں تقسیم کیجا رہی ہیں +

(۱۲) موجودہ بدامنی کیوجہ سے پنجاب کے چھ ضلعوں میں بغیر اجازت کے عام میٹنگ (جلسے) نہیں کیے جا سکتے یہ اضلاع لاہور امرتسر۔ جالندھر۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور۔ اور ملتان ہیں۔ لیکن ان ضلعوں میں برادری یا مذہبی مجمعوں کی رکاوٹ نہیں ہے

(۱۳) لاہور۔ امرتسر۔ گجرات۔ اور لائلپور کے ضلعوں میں مارشل لا یعنی فوجی قانون جاری کیا گیا ہے۔ ان اضلاع میں سنگین جرائم سرزد ہوئے۔ قتل کیے گئے۔ عمارتوں کو جلا دیا گیا اور ریل اور تار کے سلسلہ کو توڑ دیا گیا۔ جہاں کہیں فوجی قانون جاری کیا گیا۔ وہاں عام لوگوں کے لیے بندشیں لگا دی گئی ہیں۔ رات کے وقت ریل گاڑی نہیں چلائی جاتی۔ اور تیسرے اور درمیانہ درجہ کے ٹکٹ صرف پرمٹ (پروانے) حاصل کرنے پر دیے جاتے ہیں۔ یہ قاعدے صرف عارضی ہیں اور یہ جتنا جلد ممکن ہو گا۔ اسوقت ہٹا دی جائینگی۔ جب ہر فرقہ کے لوگ پھر ویسے ہی امن پسند و فرمانبردار ہو جائیں گے +

(۱۴) یہ بیان کہ فوجی قانون اور رولٹ ایکٹ میں کسی قسم کا تعلق ہے سراسر غلط ہے اور اس بات کو ہر ایک شخص رولٹ ایکٹ کے مطالعہ سے معلوم کر سکتا ہے +

(۱۵) فوجی قانون کسی ایسے ضلع میں نافذ نہیں کیا جائیگا۔ جہاں کوئی بدامنی نہ ہو۔ لیکن اگر لوگ جھوٹی خبروں پر کان دھرینگے جنکی اب سرکاری طور سے تردید کیجاتی ہے اور وہ بغاوت یا بدامنی پر کمربستہ ہوں گے تو انکو جان لینا چاہیے کہ انپر فوجی قانون نافذ کیا جائیگا۔

(۱۶) جھوٹی افواہوں کے پھیلانے اور مشہور کرنے والوں کی بات پر کان نہیں دھرنا۔ بلکہ ان کو گرفتار کر کے حکام کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔

(۱۷) لوگوں کو خبردار رہنا چاہیے کہ کسطرح گذشتہ زمانہ میں خصوصاً جنگ کے زمانہ میں ان جھوٹی خبریں سنا کر دھوکا دیا گیا۔ اہل پنجاب معلوم کر رہے ہیں کہ وہ خبریں کیسی غلط اور بے بنیاد تھیں۔ انگریزی و ہندوستانی فوج (جسکو شریر لوگ بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں) کی مستعدی اور دیہاتی لوگوں کی وفادارانہ امداد سے تقریباً ہر ایک جگہ امن وامان قائم ہو گیا ہے لیکن احتیاط کے طور پر موجودہ انتظام بدستور جاری رہے گا تا وقتیکہ مجرم اپنے کئے کی سزا نہ پا لیں۔ اس غرض کے لیے خاص عدالتیں اجلاس کر رہی ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ حال ہی میں جو داغ بدنامی اس صوبہ کے نیکنام پر بعض ضلعوں کے حرکات سے لگ چکا ہے۔ اسکو دھو ڈالنے میں وفادار لوگ امداد دیں گے +

(۱۸) آخیر میں ہم یقین دلاتے ہیں کہ سرکار کی طرز حکومت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ طرز حکومت ہمیشہ سے وہی ہے۔

چاہیئے ہو کہ با امن لوگوں کی حفاظت کیجائے اور امن میں خلل ڈالنے والوں کو سزا دیجائے۔ پس سب لوگوں کو چاہئیے کہ وہ حسب معمول اپنے جائز روزمرہ کے کاروبار میں مصروف ہو جائیں اور اس بات کا اطمینان رکھیں کہ وہ شہنشاہ معظم کے زیر سایہ ہیں۔

ایم۔ ایف۔ اوڈوائر
لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب

خاموش مقابلہ!

سرکاری اعلان

گورنمنٹ ہند کا رزولیوشن

"گزٹ آف انڈیا" کی غیر معمولی اشاعت میں ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے حسب ذیل رزولیوشن شائع ہوا ہے۔

قانون برائے انسداد شورش پسندانہ و انقلابی جرائم کے متعلق (جسے عام طور پر رولٹ ایکٹ کہا جاتا ہے) جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وہ اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل گورنمنٹ کے نقطۂ خیال کی توضیح فرمائیں اور اس مظاہرہ رہنماؤں کے بارے میں جو اس مظاہرہ کا نتیجہ ہیں ظاہر کریں کہ امن و انتظام کے قیام کے لیے گورنمنٹ کی طرف سے اب کیا کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔

تنبیہ کی طرف سے لاپرواہی کا نتیجہ

جب رولٹ بل زیر بحث تھا تو اسکے مخالفین نے نہایت شد و مد سے اس امر کا اعلان کیا کہ اگر اس بل کو قانونی صورت میں پاس کر دیا گیا تو تمام ہندوستان میں اسکے خلاف "ایجی ٹیشن" کا سلسلہ بے نظیر پیمانہ پر جاری کر دیا جائیگا۔ اور وہ خود دیکھیں کہ وہ ایجی ٹیشن جو اس تحریک کے ذریعہ مدد پہنچائینگے جسے اب وہ خاموش مقابلہ کہا جاتا ہے۔ ہر شخص جو ہندوستان کی حالت سے واقف ہے کبھی ان خطرات سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔ جو اس قسم کی وسیع تحریک کے شروع کرنیکا لازمی نتیجہ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ان خطرات کو اعتدال پسند فریق کے بہت سے پبلک لیڈروں نے نہایت وضاحت سے ظاہر کر دیا اور ساتھ ہی گورنمنٹ کے نمائندوں نے دوران بحث میں اس بات پر زور دیا کہ اگر اس نوعیت کی تحریک جاری کی گئی۔ تو نہایت خطرناک نتائج رونما ہوں گے لیکن اس تنبیہ کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ اور اس لیے لازمی طور پر اس بے چینی کا ایکٹ پاس ہونے سے رونما ہوئی ہے بلا واسطہ نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے بعض حصوں میں امن عامہ کو کھلے طور پر توڑا گیا ہے احکام کی پرواہ نہیں کی گئی اور مال جان پر مجرمانہ حملے کیے گئے ہیں۔

ایجی ٹیشن

یہ "ایجی ٹیشن" دو طریقوں سے عمل میں لائی گئی ہے۔ یعنی اول تو عام تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ ایکٹ کی بلا واسطہ نکتہ چینی اور دوم خاموش مقابلہ کی تحریک کا اجرا اور اس تحریک کو ایک روز فاقہ کرنے اور دوکانیں بند کرنیکے عمل میں شروع کیا گیا تھا۔ اس قسم کا طریقہ عمل اپنی نوعیت میں گو خلاف قانون نہیں تھا لیکن یہ ثابت کرنے کیلیے کافی شہادت موجود ہے کہ کئی جگہ جو لوگ اس تحریک کے مقامی ذمہ وار تھے۔ وہ قانونی ترغیب کے حدود سے متجاوز ہو گئے اور بہت سے ایسے لوگوں کے کام میں حارج ہوئے جنکا اس تحریک سے کوئی واسطہ نہ تھا نیز انھوں نے عام بازاروں کی آمد و رفت کو زبردستی مسدود کر دیا۔

بے چینی اور جوش

اس ایجی ٹیشن ... کے بالواسطہ نتائج اس لحاظ سے کہیں زیادہ ضرر انگیز ثابت ہوئے ہیں کہ اس سے عوام الناس میں بے چینی اور جوش پھیل گیا ہے۔ جس کے جواب عمل سے لازمی تھا (اور فی الواقع ایسا ہی ہوا) کہ آبادی کے غیر تعلیم یافتہ اور اشتعال پسند حصہ پر اسکا بہت برا اثر پڑا۔

بعض اطراف میں تحریک ہذا کے ساتھ ہی رولٹ ایکٹ کی نوعیت کے متعلق نہایت صریح اور خلاف بیانی سے کام لیا گیا اور یہ حقیقت الامری ہے کہ بہت سے ان پڑھ لوگوں کو غلط طور پر یقین دلایا گیا کہ جدید قانون کے عام جلسوں کے متعلق (خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی یا معاشرتی) پولیس کو آزادانہ اختیارات سے مسلح کر دیا ہے اور وہ ان لوگوں کو جو سیاسی کام میں مصروف ہیں فوراً گرفتار کر سکتی ہے۔ اور اسکی رو سے محکمۂ انتظامیہ کو اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ ہر ایسے شخص کو جو گورنمنٹ کے کام پر نکتہ چینی کرے۔ بغیر مقدمہ کے قید کر سکتا ہے۔ حالانکہ یہ سب بالکل غلط ہے۔

رولٹ ایکٹ

گورنر جنرل باجلاس کونسل اس ایکٹ کے متعلق بڑے بڑے واقعات کا اعادہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ یہ ایکٹ صرف انقلاب انگیز اور مفسدانہ جرائم کے خلاف خصوصیت سے جاری کیا گیا ہے اور کسی جگہ اس پر اسی صورت میں عمل جاری کرایا جائیگا جبکہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کو اس امر کا یقین ہو کہ وہاں ایسے جرائم یا تحریکیں (جنکا انجام ایسے جرائم ہوں) موجود اور جاری ہیں۔ اس وقت تک ہندوستان کے کسی حصے میں رولٹ ایکٹ پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

ایکٹ کے پہلے حصے میں محض وہ دفعات درج ہیں۔ جن کی رو سے خاص شدید جرائم کی فوری سماعت ہوگی۔

دوسرا اور تیسرا حصہ ایسے اشخاص کے خلاف انسدادی کاروائی کی دفعات پر مشتمل ہے جن پر انقلاب انگیز اور مفسدانہ جرائم کا شبہ ہو۔

رولٹ ایکٹ قانون تحفظ ہند سے جو اب تک [illegible] ہے زیادہ ہلکا ہے۔ اور دائرہ اثر میں اس سے کہیں محدود ہے۔ بہرحال کسی شخص کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی جا سکتی تاوقتیکہ پہلے لوکل گورنمنٹ حکم جاری نہ کرے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ اس ایکٹ میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے ان عام افواہوں کی تصدیق ہو سکے جن کیلئے صرف مفسدہ پرداز لوگ ذمہ وار گردانے جائیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ پولیس کو غیر محدود یا کم از کم وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔

نہ ہی اس میں کوئی ایسی بات ہے جس سے انقلاب پسندوں یا انارکسٹوں کے سوائے کسی دوسرے کو خوف ہو۔

اس قانون کی دفعات سے وہ ہر امر خارج ہے جو انقلاب انگیز اور مفسدانہ سازش کی تعریف میں داخل نہیں

گورنمنٹ کا وعدہ

بلکہ گورنمنٹ نے یہ بھی صریح وعدہ کیا ہے اور گورنر جنرل باجلاس کونسل اس وعدہ کا اعادہ کرتے ہیں کہ اگر کبھی اس قانون [illegible] کرنیکی ضرورت پڑی تو اس کے مدعا و مطلب کا خیال بخوبی ملحوظ خاطر رکھا جائیگا۔

قابل افسوس حادثات

گورنر جنرل باجلاس کونسل [illegible] ایکٹ کے خلاف ایجی ٹیشن کے قابل افسوس نتائج کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ دہلی۔ کلکتہ۔ بمبئی میں اور لاہور میں فسادات ہوئے ہیں ان سب میں ایک بات مشترک تھی۔ یعنی شیلی اور سرکش مجمعوں نے بغیر اشتعال ان لوگوں کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی جن کے ذمہ میں عام مقامات میں امن قائم رکھنا [illegible] امرتسر اور احمد آباد کے واقعات [illegible] اختیا

کی۔ یعنی وہاں مجمعوں نے نہتے آدمیوں پر قاتلانہ حملے کیے
اور پرائیوٹ و سرکاری عمارتوں کو بلاوجہ مسمار کر دیا۔ گورنر
جنرل باجلاس کونسل یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ
ایسے مجمعوں نے جن لوگوں پر حملے کیے اگر غیر سرکاری ہندوستانی
ان کی حفاظت نہ کرتے تو اتلاف جان اور بھی زیادہ ہوتا اور
وہ اس موقع پر انسانی ہمدردی اور وفاداری اس نمایاں
مثال کے لیے گورنمنٹ کی طرف اظہار شکر گذاری کرتے
ہیں

گورنمنٹ کا ارادہ

اب صرف گورنر جنرل باجلاس کونسل اس حقیقت کا نہایت
واضح طور پر اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ ان ہنگاموں
کے مکرر برپا ہونے کو ہر ممکن طریقے سے خواہ وہ کیسا ہی شدید
کیوں نہ ہو روکنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے

گورنر جنرل باجلاس کونسل فوجی ذرائع کو استعمال کرنے
میں لیس و پیش نہ کرینگے تا کہ منضبط ہنگاموں، فساد
اور قانون اور انتظام کی مسلم مخالفت کا انسداد ہو سکے
گورنر جنرل باجلاس کونسل سٹیٹ اوفنسز ریگولیشن
مصدرہ ۱۸۰۴ء ترمیم شدہ حالت میں پنجاب کے خاص
اضلاع پر عائد کئے جانے کی منظوری دے چکے ہیں
اور بدامنی کے روکنے کے لیے اس کے علاوہ اور دوسرے
قانون ہر ایک انسدادی تدبیر کو اختیار کریں اور بعض مدارس
میں اس قسم کے قابل عمل قوانین کو استعمال میں لایا جائیگا
قانون تحفظ ہند کے ماتحت قواعد کی رو سے گورنر
جنرل کو ایسے اختیارات حاصل ہیں جن سے بدامنی پھیلانے
والوں کا موثر طور پر انتظام کیا جا سکتا ہے

پنجاب میں قوانین کا نفاذ

باغیانہ جلسوں کا قانون پنجاب میں اضلاع لاہور اور امرتسر
پر عائد کر دیا گیا ہے۔ اور مقامی گورنمنٹوں کو اختیار دیا گیا
ہے کہ اگر ضرورت ہو تو اس قانون پر دیگر اضلاع میں بھی
عمل کیا جائے۔ پولیس ایکٹ مصدرہ ۱۸۶۱ء کی رو سے
لوکل گورنمنٹ کسی ایسے مقام پر مزید پولیس عائد کر سکتی ہے
جہاں کے لوگ امن عامہ کے خلاف منضبط طور پر جرائم
کے مرتکب ہوں۔ اس زائد پولیس کے مصارف ان
لوگوں سے وصول کیے جاتے ہیں اور ساتھ ہی جس کسی کا
مالی نقصان ہوا اس مقام کے لوگوں سے معاوضہ دلایا
جاتا ہے

گورنر جنرل باجلاس کونسل مقامی گورنمنٹوں کو مشورہ
دیتے ہیں کہ جہاں ضرورت ہو ان قوانین کو آزادانہ طور
پر استعمال کریں۔

اپیل

گورنر جنرل باجلاس کونسل محسوس کرتے ہیں کہ اب وہ لوگ جنہوں
نے یہ شورش شروع کی تھی ان افسوسناک نتائج پر جو مال و جان کے
اتلاف اور ہندوستان کی شہرت کے نقصان کی صورت میں ظہور
پذیر ہوئے ہیں ضرور پشیمان ہونگے۔ گورنر جنرل ملک معظم کی
تمام وفادار رعایا اور ان تمام اشخاص سے جو قانون قیام
اور مال کی حفاظت کے خواہاں ہیں اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس تحریک
سے اپنے آپ کو کھلے طور پر علیحدہ کر لیں اور بدامنی کو رفع کرنے
اور فساد کو روکنے میں بحد امکان کوشش کریں۔ ان تمام لوگوں
کو جو عوام و حکومت کی اس معاملے میں مدد کرینگے اور ان سرکاری
ملازموں کو جن کے ذمہ ہنگاموں کو دبانے کے اہم فرائض ہیں۔
گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنی امداد کا یقین دلاتے ہیں

سرحد پشاور معاملات

کابل میں بے چینی

شملہ ۵ مئی سنہ ۱۹ء - پشاور ۴ مئی - ایسوسی ایٹ پریس کا ایک نامہ نگار مظہر ہے کہ افغانستان سے بے شمار خبریں سرحد پر موصول ہوتی رہتی ہیں اور اب پشاور میں یہ عام افواہ ہے کہ کابل میں حالات معتدل نہیں ہیں مرحوم امیر کابل کے قتل کے متعلق جو تحقیقات گذشتہ دنوں میں ہوئی تھی - کہا جاتا ہے وہ تسلی بخش ثابت نہیں ہوئی - کیونکہ اصلی مجرم سزا سے بچ گئے ہیں ÷

امیر امان اللہ صاحب کے خلاف جوش کے آثار صاف نظر آرہے ہیں - اور یہ کھلے طور پر کہا جاتا ہے کہ اپنی پوزیشن کو مستحکم بنانے کے لیے امیر امیر امان اللہ خاں نے اپنے خانگی جھگڑوں کی طرف سے توجہ پھیرنے کے لیے سرحد پر فساد پیدا کرنے کی چالیں چلنے سے احتراز نہیں کریگا -

عازمان حج کے لیے سہولتیں

گورنمنٹ ہند نے جہاز رانی کی عالمگیری اور کرایہ میں غیر معمولی اضافہ کے باوجود اس سال عازمان حج کے لیے اس امر کا انتظام کیا ہے - کہ وہ حجاز کا واپسی ٹکٹ اسی شرح پر خرید سکیں جو کہ جنگ سے پہلے رائج تھی - یہ رعایت فقط ہندوستان اور متصل مسلمان ممالک کے حاجیوں کے لیے ہے - چین - جاوا - روس و دیگر ملکوں کے مسلمان اس سے فائدہ اٹھا نہیں سکینگے -

گورنمنٹ ہند نے سندھ - بلوچستان - شمالی مشرقی سرحدی صوبہ - پنجاب و صوبجات متحدہ کے مغربی حصوں کے حاجیوں کے استقبال اور آرام کے لیے کراچی سے جہاز حاصل کرنے کا بھی انتظام کیا ہے "

یہ مراعات گورنمنٹ ہند نے جہاز رانی کی کمپنیوں سے طول طویل خط و کتابت اور دقت کے بعد حاصل کی ہیں - کیونکہ گورنمنٹ کا یہ مصمم ارادہ تھا کہ مسلمانوں کے لیے جنہوں نے جنگ کی عاید کردہ پابندیوں کو صبر و استقلال سے برداشت کیا - مذہبی فرائض کے ادا کرنے کے لیے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں -

دفتر الحکم کی نئی مطبوعات

مندرجہ ذیل کتابیں دفتر الحکم میں زیر طبع ہیں چند روز میں شائع ہو جائینگی احباب کو چاہیئے کہ جلد درخواستیں بھیج دیں -

قول الفصیح حضرت مخدوم الملتہ مولانا مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے ملفوظات کے سلسلہ میں دوسرا نمبر جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نہایت لطیف استدلال ہے اور اسی میں پیشگوئیوں کی حقیقت پر نئے انداز سے گفتگو کی ہے پہلی مرتبہ یہ کتاب آج سے ۱۹ برس پیشتر چھپکر مفت شائع ہوئی تھی اب صرف ۴۰۰ کاپیاں چھاپی گئی ہیں اور ۴ر فی کاپی قیمت ہے ۴۰ احباب اگر چاہیں تو اس کتاب مفید کو مفت شائع کر سکتے ہیں - تبلیغ اور سلسلہ کیلیے بہت مفید ہے

تہذیب یہ چھوٹا سا رسالہ بچوں کیلیے لکھا گیا ہے جسمیں اخلاق و آداب کے سلسلہ میں طہارت اور بعض روزمرہ کی دعاؤں کی حقیقت بیان کی گئی ہے ہر گھر اور بچے کے ہاتھ میں ہونا ضروری ہے قیمت صرف ۱ر

اسلام اور بالشویزم

یہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں کچھ شک نہیں اسلام کیلیے نہایت مبارک اور نتیجہ خیز ہے۔ لیکن اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے لیے اس زمانہ میں جسقدر جدوجہد کی ضرورت ہے اور جسقدر قربانیاں اسکے لیے مطلوب ہیں وہ بھی بہت قیمتی ہیں۔

اسوقت دنیا میں مادیت کا ایک سیلاب اُمڈا چلا آرہا ہے اور مذہب اور اسکی عظمت دلوں میں گھٹتی جا رہی ہے۔ بظاہر ایک اتفاق اور یکجہتی پیدا کی جارہی ہے لیکن اس اتحاد و اتفاق کی تہ میں نفاق و شقاق کے جراثیم موجود نہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ اسلامی صداقتوں کے اظہار کیلئے یہ زمانہ صاف ہو رہا ہے۔ مگر اس میدان کو درست کرنا کارے دارد کا مصداق ہے۔

اسوقت لوگوں کی حالت دیوانوں کی سی ہو رہی ہے جو بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور بعض اس قسم کی حرکات ہو رہی ہیں جو اسلام کی ہتک اور توہین کا موجب ہو رہی ہیں۔

ابھی بعض اخبارات نے ظاہر کیا ہے کہ بولشویزم اسلام کا ایک فرقہ ہے یہ کھلی کھلی اسلامی عقائد اور اسلامی نظام کی توہین ہے اور بظاہر ایسے الفاظ میں اس شرارت کا اظہار ہوا ہے کہ جاہل مسلمان اس سے خوش ہو سکتے ہیں بلکہ بعض لکھے پڑھے بھی اسے خوشی سے پڑھتے ہیں۔

لکھنؤ کے جدید روزانہ اخوت میں اسلام اور بالشویزم پر لکھتے ہوئے اسلامی اصول مساوات کی تعریف میں اپنی تائید میں مسٹر دگناس کی ایک تحریر کو شائع کیا ہے جو یہ ہے۔

"اسلام فوراً تمام دلوں کو جوش مارتا ہے حقانیت اسلام لوگوں کو کھینچ کر اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ غیر اقوام بھی مساوات اسلام کی خوبیوں کو اس قدر محسوس کرنے لگے ہیں اسکا ایک فرقہ مسمی بالشویک اس مساوات کا حامی ہے۔ جس کے افراد اپنی جان و مال کی قربانیاں کر کے دنیا میں اس زریں اصول کو پھیلانا چاہتے ہیں"

بالشویزم اسلام کا فرقہ قرار دینا حد درجہ کی شرارت اور خباثت ہے۔ اسلام ایک پاک اور مطہر دین ہے جو دنیا میں اسلیے آیا ہے کہ امن قائم کرے اور ہر قسم کا تزکیہ قلوب کرے۔ اور امن کر کے دکھا دیا لیکن بالشویزم تو ایک ناپاک اور گندہ

طریق ہے۔

اور یہ دنیا کے خرمن امن پر بجلی گرانے والا طریق ہے اسلام کو بالشویزم سے تشبیہ دینا ناقابل عفو غلطی ہے اس قسم کے توہین آمیز مضامین ایک اسلامی اخبار میں شائع ہوں اس سے بڑھکر بیہودگی کیا ہوگی دراصل یہ نتیجہ ہے اسلام سے ناواقفی کا اور اسلام کی حقیقت کو اپنے اندر داخل نہ کرنیکا۔

اور جو شخص اسلام کا پاک اور درخشاں چہرہ دکھانا چاہتا ہے اس سے دشمنی کی جاتی ہے اور اسکے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اسلام پر ہنسی کرنے کا موجب خود ہو رہے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے لیے مسیح نے کہا تھا۔

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ۔

اخوت کو چاہیے کہ وہ اس طریق کو چھوڑ دے۔ کہ یہ اسلام کے ساتھ ہنسی کا طریق ہے۔ اپنی اور دوسرے لوگوں کا کیا قصور ہے جبکہ مسلمان خود ایسے مضامین کو اپنے اخبار میں جگہ دیں۔

فانا للہ وانا الیہ راجعون ۝

کا یادگاری نمبر

الحکم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرفوع ہونے کے بعد یہ التزام ہمیشہ رکھتا ہے کہ آپ کی تاریخ وفات پر ایک یادگاری نمبر شائع کیا کرتا ہے۔ امسال بھی خدا کے فضل اور رحم کی بات ہے۔ اس نمبر کو شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگرچہ اسوقت تک یہ نمبر جیسا کہ میں چاہتا ہوں شائع نہیں ہوا میری ہمیشہ خواہش رہی ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ شائع ہو اور اس میں بہت زیادہ مفید اور دلچسپ مضامین ہوں جو کسی نہ کسی پہلو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوں۔ امسال یہ نمبر اگرچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق میرے رفیق حال رہی تو ۲۴ مئی ۱۹۱۹ء کو انشاء اللہ العزیز شائع کر دیا جائیگا تاکہ وقت پر احباب کو پہنچ جاوے۔

اس نمبر کی اشاعت اور کامیاب اشاعت کا ایک پہلو میرے متعلق ہے کہ میں اسے عمدہ کاغذ پر اور عمدہ مضامین کے ساتھ شائع کروں اور اسکی کثیر الاشاعتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام اور جاں نثاران پر موقوف ہے۔ اگر یہ نمبر کم از کم پانچ ہزار بھی شائع ہو جائے تو میں اسے بڑی کامیابی حالات موجودہ میں سمجھونگا۔ دوسری قوموں کے خاص خاص نمبر بیس بیس ہزار تک شائع ہوتے ہیں۔

احمدی قوم کا خاص نمبر وہ بھی الحکم کا خاص نمبر یعنی اس اخبار کا خاص نمبر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی ایام بعثت کی یادگار ہو۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بازو قرار دیا ہو۔ اور جسے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندہ اور جاری رکھنے کے لیے اسکے ایڈیٹر سے بیعت لی ہو اور دوسری طرف اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں میں اسکے احیا و بقا کا انتظام اپنے ہونے والے جانشین یعنی خلیفہ ثانی کے ہاتھ میں دیکر بتا دیا کہ اس اخبار کی اہمیت کس حد تک ہے۔

پانچ ہزار کاپی شائع ہونا

احمدی جنہیں تین سو کے قریب ہیں اگرچہ ہر ایک انجمن اسکی بیس بیس کاپیاں بھی خرید لے تو آٹھ ہزار اشاعت اس خاص نمبر کی ہو سکتی ہے۔ بہر حال میں اس کے لیے تحریک کرتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے آقا اور مولیٰ کا یادگاری نمبر کی اشاعت میں میرے معاون ہوں۔ یہ نمبر میرا خیال ہے اگر حالات موافق ہوں تو کم و بیش ۴۸ صفحہ پر شائع کیا جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی دیجاوے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے احباب مضامین لکھیں۔ کسی کے پاس پرانے مکتوب ہوں تو انکی نقل یا اصل ارسال کریں تا اسے درج کیا جاوے۔ خریداری کی درخواستیں بھی دفتر الحکم میں بھیجیں اور ہر صاحب کوشش کریں کہ کم از کم پانچ کاپیاں اس خاص نمبر کی خریدکر اپنے دوستوں میں شائع کریں۔ یہ نمبر تبلیغ سلسلہ کا بہترین ذریعہ ہوگا۔ میں اس سے زیادہ حق پرست قوم کو اور تحریک کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

خاکسار یعقوب علی